سورۃ آل عمران

آیات ۱۲۹ - ۱۲۱

وَاِذۡ غَدَوۡتَ مِنۡ اَهۡلِكَ تُبَوِّئُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ مَقَاعِدَ لِلۡقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ۙ﴿۱۲۱﴾
اِذۡ هَمَّتۡ طَّآئِفَتٰنِ مِنۡكُمۡ اَنۡ تَفۡشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ
﴿۱۲۲﴾ وَلَقَدۡ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذۡ
تَقُوۡلُ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَلَنۡ يَّكۡفِيَكُمۡ اَنۡ يُّمِدَّكُمۡ رَبُّكُمۡ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِكَةِ
مُنۡزَلِيۡنَ ﴿۱۲۴﴾ بَلٰٓى ۙ اِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا وَيَاۡتُوۡكُمۡ مِّنۡ فَوۡرِهِمۡ هٰذَا يُمۡدِدۡكُمۡ رَبُّكُمۡ
بِخَمۡسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيۡنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشۡرٰى لَكُمۡ وَ
لِتَطۡمَئِنَّ قُلُوۡبُكُمۡ بِهٖ ؕ وَمَا النَّصۡرُ اِلَّا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ ۙ﴿۱۲۶﴾ لِيَقۡطَعَ
طَرَفًا مِّنَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَوۡ يَكۡبِتَهُمۡ فَيَنۡقَلِبُوۡا خَآئِبِيۡنَ ﴿۱۲۷﴾ لَيۡسَ لَكَ مِنَ الۡاَمۡرِ
شَىۡءٌ اَوۡ يَتُوۡبَ عَلَيۡهِمۡ اَوۡ يُعَذِّبَهُمۡ فَاِنَّهُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ﴿۱۲۸﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى
الۡاَرۡضِ ؕ يَغۡفِرُ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۲۹﴾ ع

آل عمران
اہل کتاب کو دعوت اسلام
امتِ مسلمہ کو باہمی اتحاد
اور تنظیمی ہدایات
❶ آیت 1-32
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ
سے خطاب کی تمہید
اور اسلام کی دعوت
❷ آیت 33 - 63
نصاریٰ سے براہ راست
خطاب -(۹ہجری میں)
قصہ مریمؑ اور زکریاؑ
عقیدۂ تثلیث کا ابطال
❸ آیت 64 - 101
مسلمانوں کو اہل کتاب کے
شر سے آگاہ اور خبردار کیا
گیا ہے
❹ آیت 102- 120
مسلم امہ سے خطاب
عمومی، اصولی اور تنظیمی
ہدایات
❺ آیت 121- 189
غزوۂ احد، اس کے بعد
کی سنگین صورتحال پر
تبصرہ اور ہدایات
❻ آیت 190-200
اختتامیہ
سورت کے مضامین کا خلاصہ
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب
امتِ مسلمہ سے خطاب

وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۱﴾

وَاِذْ غَدَوْتَ - اور جب آپؐ صبح نکلے

غَدَا يَغْدُوْ ، غُدُوًّا - صبح کو نکلنا

غُدُوٌّ - صبح کا وقت

غَد - آنے والی صبح یا دن - مستقبل کا زمانہ بھی

غُدًا - صبح کا ناشتہ / دوپہر کا کھانا

مِنْ اَهْلِكَ - اپنے گھر والوں سے

تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ - (جب) آپ مومنین کو ٹھکانہ بتا رہے تھے

بوَّأَ يُبَوِّئُ ، تَبْوِيئًا
جگہ دینا، متعین کرنا

یہ آپؐ کا میدان جنگ و گرد و پیش میں دفاعی و عسکری ٹھکانوں پر ذمہ داروں کو مامور کرنا، صفوں کی ترتیب، مورچوں کا تناسب اور پوزیشن وغیرہ پہ دلالت کرتا ہے

مَقَاعِدَ - بیٹھنے کی جگہوں میں

مقعد کی جمع - بیٹھنے کی جگہ، گھات لگانے کے مقامات، مورچے

لِلْقِتَالِ - جنگ کے لیے

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ - اور اللہ سننے والا ہے جاننے والا ہے

وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ﴿۱۲۱﴾

جب تم صبح سویرے اپنے گھر سے نکلے تھے اور (احد کے میدان میں) مسلمانوں کو جنگ کے لیے جا بجا مامور کر رہے تھے اللہ ساری باتیں سنتا ہے اور وہ نہایت باخبر ہے

(O Messenger! Remind the Muslims of the occasion) when you went forth from your home at early dawn (to the battlefield of Uhud) and placed the believers in battle arrays. Allah is All-Hearing, All-Knowing.

وَاِذۡ غَدَوۡتَ مِنۡ اَهۡلِكَ تُبَوِّئُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ مَقَاعِدَ لِلۡقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ۙ﴿۱۲۱﴾

سورۃ آل عمران کے چوتھے خطبے کا آغاز

- یہ خطبہ جنگِ احد کے بعد نازل ہوا اور اس میں جنگِ احد پر تبصرہ کیا گیا ہے (مسلسل ٦ رکوعوں میں)
- مسلمانوں کی جماعت کے افراد کے رجحانات، میلانات اور خواہشات جو ایک عظیم مقصد کو حاصل کرنے میں معیارِ مطلوب تک نہ تھیں، انکی تربیت کی گئی ہے - ان تبصروں میں انسانی نفس کی تربیت کا وافر مواد و انتظام موجود ہے جو ہمیشہ مسلمانوں کی اجتماعیت کے لیے تربیت کا نصاب فراہم کرتا رہے گا
- اس خطبے میں واقعات پہ تبصرہ ضرور کیا گیا ہے لیکن واقعات کو تاریخی انداز (تاریخی تسلسل) میں نہیں بیان کیا گیا بلکہ واقعات کا سرسری ذکر کرکے ان کے بیان کے مقصد کو نمایاں اور واضح کیا گیا ہے اور وہ مقصد عبرت، تربیت اور پس پردہ اقدار کی وضاحت ہے
- ساتھ ساتھ قرآن ان واقعات کے تکوینی اسباب بھی بتاتا ہے اور ان واقعات و حوادث کے نتائج کو اصولوں کے طور پر سامنے لاتا ہے (جو انسانوں اور بالخصوص مسلمانوں کے لیے ہدایت و رہنمائی کا سامان)

وَاِذۡ غَدَوۡتَ مِنۡ اَهۡلِكَ تُبَوِّئُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ مَقَاعِدَ لِلۡقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ۙ﴿۱۲۱﴾

جنگ احد - ان آیات کا پس منظر

- شوال ۳ ہجری کی ابتدا میں کفار قریش تقریباً ۳ ہزار کا لشکر لے کر مدینہ پر حملہ آور ہوئے، آپؐ مقابلے کے لیے احد پہاڑ کے دامن میں تشریف لے گئے تھے جہاں یہ جنگ لڑی گئی- یہاں اسی معرکے کا ذکر
- آپ ﷺ کو حضرت عباسؓ کی بر وقت پہنچائی معلومات کی بدولت قبل از وقت اس حملے کا علم ہو گیا
- آپ ﷺ نے اکابر صحابہ کرام کی مجلس شوریٰ طلب کی اس میں آپ ﷺ نے (اس جنگ سے متعلق) اپنا ایک خواب سنایا اور جنگی حکمت عملی پر لوگوں سے رائے لی چونکہ زیادہ رائے اس حق میں تھی کی شہر سے باہر دشمن کا مقابلہ کیا جائے یہی فیصلہ ہوا (اگرچہ اس شوریٰ میں آپؐ کی رائے مختلف تھی)
- مسلمانوں کا لشکر ۱۰۰۰ نفوس پر مشتمل تھا- راستہ میں عبداللہ بن ابی اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر الگ ہو گیا، اس سے انصار کے دو اور قبیلوں نے بھی الگ ہونے کا سوچا مگر پھر ثابت قدم رہے
- آپؐ نے لڑائی کے لیے ایسی جگہ صف بندی کی کہ احد کا پہاڑ لشکر کی پشت پر تھا اور ۵۰ تیر اندازوں کا ایک دستہ جبل احد کے پیچھے ایک درہ پر مقرر فرمایا تاکہ قریش پشت سے حملہ نہ کر سکیں اور انہیں سختی سے تاکید کی کہ وہ اس مقام سے کسی صورت نہ ہٹیں

جنگ احد - ان آیات کا پس منظر

- لڑائی کے پہلے ہلے میں ہی لشکرِ کفار کے قدم اکھڑ گئے اور وہ بھاگ کھڑے ہوئے، اور مسلمان مالِ غنیمت اکٹھا کرنے میں مشغول ہو گئے اور درے پر مامور ۵۰ تیر اندازوں میں سے ۳۵ اپنا مقام چھوڑ کر نیچے میدان میں آ گئے (اگرچہ امیر دستہ عبداللہ بن جبیرؓ نے انہیں جگہ چھوڑنے سے منع کیا)
- خالد بن ولید نے جو اس وقت لشکر کفار کے رسالہ (Cavalry) کی کمان کر رہے تھے، بر وقت فائدہ اٹھایا اور پہاڑی کا چکر کاٹ کر پہلو کے درہ سے حملہ کر دیا۔ 200 گھوڑوں پر مشتمل رسالے کے اس دستے نے جو اچانک پلٹ کر حملہ کیا مسلمان لشکر کو شدید جانی نقصان پہنچایا اور لشکر کی ترتیب تتر بتر ہو گئی اور جنگ کا پانسہ پلٹ گیا
- ۷۰ صحابہ شہید ہو گئے جن میں آپؐ کے چچا حمزہؓ بن عبدل المطلب اور مصعبؓ بن عمیر بھی شامل تھے آپ ﷺ کے دندان مبارک شہید ہو گئے۔ پیشانی اقدس اور روئے انور زخمی ہو گیا
- یہاں چند صحابہ نے دشمن کے شدید حملے کا بے جگری سے مقابلہ کیا اور نبی اکرم ﷺ پر ڈھال بنے رہے
- آپ ﷺ ان صحابہ کو لے کر پہاڑ پر چڑھ گئے اور اونچائی پر ہونے کی وجہ سے کفار نے پیچھا نہیں کیا

جنگ احد

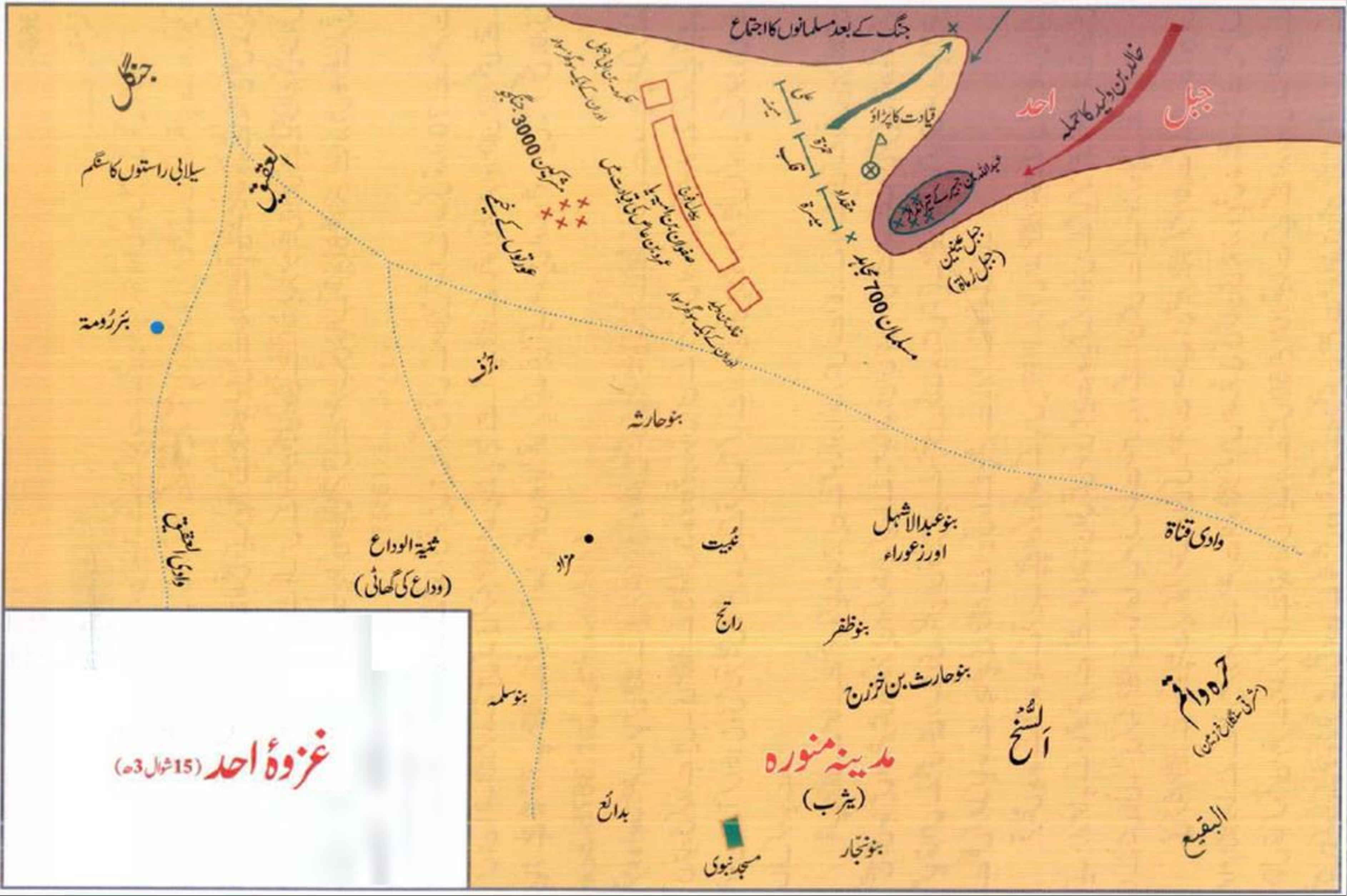
جنگ کے بعد مسلمانوں کا اجتماع
خالد بن ولید کا حملہ
جبل
احد
قیادت کا پڑاؤ
جبل عینین
(جبل رماۃ)
مسلمان 700 مجاہد
مشرکین 3000 جنگجو
عورتوں کے خیمے
جنگل
سیلابی راستوں کا سنگم
بئر رومة
بنوحارثہ
بنوعبدالاشہل
اور زعوراء
وادی قناۃ
ثنیۃ الوداع
(وداع کی گھاٹی)
وادی العقیق
راتج
بنوظفر
بنوحارث بن خزرج
السنح
حرہ واقم
بنوسلمہ
مدینہ منورہ
(یثرب)
مسجد نبوی
بنونجار
البقیع
غزوۂ احد (15 شوال 3ھ)

اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَ اللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

اِذْ هَمَّتْ - جب ارادہ کیا

هَمَّ يَهُمُّ ، هَمًّا - قصد کرنا، پختہ ارادہ کرنا

هَمَّت کسی کام کو انجام دینے کیلئے دل میں پیدا ہونے والے عزم وارادہ

طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ - دو گروہوں نے تم سے

طائِفتٰن - طائِفة کی جمع - گروہ

اَنْ تَفْشَلَا - کہ وہ دونوں ہمت ہاریں

فَشِلَ يَفْشَلُ ، فَشَلاً - بزدلی دکھانا
ہمت ہارنا (لڑائی/شدت کے وقت)
خوف کے ہمراہ کمزوری (مفرادات)

وَ اللّٰهُ وَلِيُّهُمَا - حالانکہ اللہ ان کا پشت پناہ تھا

وَعَلَى اللّٰهِ - اور اللہ پر ہی

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ - چاہیے کہ بھروسہ کریں ایمان والے

جس وقت تم میں سے دو جماعتوں نے جی چھوڑ دینا چاہا مگر خدا ان کا مددگار تھا اور مومنوں کو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے

And recall when two groups from among you were inclined to flag although Allah was their protector; it is in Allah that the believers should put their trust.

اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

دو گروہوں کی کم ہمتی کا ذکر اور ان کے ساتھ اللہ کی ولایت

- یہ اشارہ ہے بنو سلمہ اور بنو حارثہ کی طرف جن کی ہمتیں عبداللہ بن ابی اور اس کے (۳۰۰) ساتھیوں کی واپسی کے بعد پست ہو گئی تھیں (بنو سلمہ کا تعلق خزرج سے اور بنو حارثہ کا تعلق اوس سے تھا)
- جابر بن عبداللہؓ (جن کا تعلق بنو سلمہ سے تھا) کہا کرتے تھے کی یہ آیت ان کے (قبیلے کے بارے میں) نازل ہوئی ہے اگرچہ اس میں ان کی کم ہمتی کا ذکر ہے لیکن اس میں جو اللہ نے فرمایا کہ اللہ ان کا ولی ہے اس کی وجہ سے انھیں یہ بات بری نہیں لگتی تھی (اس کا ذکر مسلم و بخاری کی روایت میں)
- عبداللہ بن ابی اور ابو عامر راہب نے اپنے پوری شرارت اور منصوبہ بندی سے اس بات کا اہتمام کیا کہ عین لڑائی سے قبل الگ ہو کر اسلام لشکر کے حوصلے پست کر دیئے جائیں۔اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے لشکر کے دوسرے شرکاء قبائل کو بھی اس پہ آمادہ کرنے کی کوشش کی جس کی وجہ سے یہ دو قبائل بھی تھوڑی دیر کے ڈگمگائے لیکن اللہ نے ان کی دستگیری فرمائی اور اس لغزش کے ارتکاب سے انھیں بچالیا
- اسی لیے ساتھ فرمایا کہ مسلمانوں کو اللہ ہی پر توکل اور بھروسہ کرنا چاہیئے (اسی کی توفیق سے یہ ممکن)
- یہ واقعہ اور اس کا ذکر دشمنوں کی چالوں اور نفسیاتی جنگ کے مقابلے میں ایمانی معاشرے کے استوار (compose) ہونے اور اثر قبول نہ کرنے کی ضرورت واہمیت واضح کرتا ہے

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ

وَلَقَدْ - اور یقیناً

نَصَرَكُمُ اللّٰهُ - مدد کرچکا ہے تمہاری اللہ

بِبَدْرٍ - بدر میں

وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ - حالانکہ تم کمزور تھے

أذِلّة - ذَلِيل کی جمع ہے (کمزور، نرم چارہ، پست، کمتر

فَاتَّقُوا اللّٰهَ - پس تم تقویٰ اختیار کرو اللہ کا

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ - شاید کہ تم شکرادا کرو

اِذْ تَقُوْلُ - جب آپؐ کہہ رہے تھے

لِلْمُؤْمِنِيْنَ - ایمان لانے والوں سے

اَلَنۡ یَّکۡفِیَکُمۡ اَنۡ یُّمِدَّکُمۡ رَبُّکُمۡ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِکَةِ مُنۡزَلِیۡنَ ﴿۱۲۴﴾

اَلَنۡ - کیا ہرگز نہیں

یَّکۡفِیَکُمۡ - کافی ہوگا تم کو

کَفَی یَکْفِي ، کِفایَةً - کافی ہونا، کفایت کرنا

اَنۡ یُّمِدَّکُمۡ - کہ مدد کرے تمہاری

(م د د) أَمَدَّ یُمِدُّ ، إِمْدادًا - مدد کرنا (IV)

رَبُّکُمۡ - تمہارا رب

بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ - تین ہزار

مِّنَ الۡمَلٰٓئِکَةِ - فرشتوں سے

مُنۡزَلِیۡنَ - اتارے ہوئے

أَنزَلَ یُنْزِلُ ، إِنْزالاً - اتارنا (IV)

مُنْزِل (فاعل) - اتارنے والا

مُنْزَل (مفعول) - اتارا ہوا

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ تَقُوْلُ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ ؕ

بلاشبہ اس سے پہلے جنگ بدر میں اللہ تمہاری مدد کر چکا تھا حالانکہ اس وقت تم بہت کمزور تھے لہٰذا تم کو چاہیے کہ اللہ کی ناشکری سے بچو، امید ہے کہ اب تم شکر گزار بنو گے

یاد کرو جب تم مومنوں سے کہہ رہے تھے، "کیا تمہارے لیے یہ بات کافی نہیں کہ اللہ تین ہزار فرشتے اتار کر تمہاری مدد کرے؟

For sure Allah helped you at Badr when you were utterly weak. Beware, then, of Allah; perhaps you will be thankful.

And recall when you said to the believers: 'Will it not suffice you that your Lord will aid you by sending down three thousand angels?

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

غزوہ بدر سے استدلال

- سابقہ آیتِ کریمہ میں کہا گیا کہ ایمان لوگوں کو اللہ پر بھروسہ کرنا چاہیے اور اس بھروسے کے نتیجے میں کیا ملتا ہے؟ اس سوال کے جواب اور وضاحت کے لیے بدر کا حوالہ دیا گیا
- بدر کے حوالے سے مسلمانوں کی کمزوری اور ناتوانی کا ذکر (أذِلَّة)۔ یہ مسلمانوں کی اس وقت عددی قلّت اور مادی بے سروسامانی کی حالت کی طرف اشارہ

(غزوہ بدر میں ایک ہزار مشرکین کے مقابلے میں اہل ایمان صرف 313 تھے. جبکہ ان کے پاس کل آٹھ تلواریں تھیں۔ کفار مکہ ایک سو گھوڑوں کا رسالہ لے کر آئے تھے اور ادھر صرف دو گھوڑے تھے۔ ادھر سات سو اونٹ تھے اور ادھر ستر اونٹ تھے)

- قوت کے اس زبردست عدم تفاوت (mismatch) کے باوجود اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دشمن پر واضح فتح عطا فرمائی اس لیے اب منافقین کے الگ ہو جانے سے تمہیں متاثر نہیں ہونا چاہیے بلکہ اللہ پر تمہارا توکل اور بڑھ جانا چاہیے۔
- فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ یعنی اللہ کا تقوی اختیار کرو کہ وہ تمہاری نصرت کرے پھر تم اس کا شکر کرو

بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾

بَلٰٓى - کیوں نہیں

اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا - اگر تم ثابت قدم رہو اور تقویٰ کرو

وَيَاْتُوْكُمْ - اور وہ آئیں تمہارے پاس

مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا - اپنے اس جوش سے

يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ - تومدد کرے گا تمہاری تمہارا رب

بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ - پانچ ہزار

مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ - فرشتوں سے

مُسَوِّمِيْنَ - نشان لگانے والے

(ر ي ب)

أَتَى يَأْتِي ، إِتْيانًا - آنا

فَارَ يَفُورُ ، فَوْرًا - جوش مارنا، اُبلنا

فَوْر - جوش، اُبال، عجلت، اچانک

اسی مناسبت سے تیزی سے انجام پذیر ہونے والے کاموں کے لیے

سَوَّمَ يُسَوِّمُ ، تَسْوِيمًا - نشان لگانا (II)

مُسَوِّم (فاعل) - نشان لگانے والا

نبی اکرمؐ نے یہ الفاظ اس وقت ادا فرمائے جب ۳۰۰۰ کا دشمن لشکر سامنے اور اسلامی لشکر سے ۳۰۰ لوگ الگ ہو گئے

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۗ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۙ﴿۱۲۶﴾

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ - اور نہیں بنایا اس کو اللہ نے

اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ - مگر ایک خوشخبری تمہارے لیے

بُشْرٰى: خوشخبری

وَلِتَطْمَئِنَّ - اور تاکہ مطمئن ہوں

اِطْمَئَنَّ يَطْمَئِنُّ ، اِطْمِئْنَانًا مطمئن ہونا (XII)

قُلُوْبُكُمْ بِهٖ - تمہارے دل اس سے

وَمَا النَّصْرُ - اور نہیں کوئی مدد

اِلَّا - سوائے

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ - اللہ کے پاس سے

الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ - جو بالادست ہے حکمت والا ہے

بَلَىٰٓ ۚ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ
الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۗ وَمَا
النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿١٢٦﴾

ہاں کیوں نہیں، اگر تم صبر کرو اور خدا سے ڈرتے ہوئے کام کرو تو جس آن دشمن
تمہارے اوپر چڑھ کر آئیں گے اُسی آن تمہارا رب (تین ہزار نہیں) پانچ ہزار صاحب
نشان فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا- یہ بات اللہ نے تمہیں اس لیے بتا دی ہے
کہ تم خوش ہو جاؤ اور تمہارے دل مطمئن ہو جائیں فتح و نصرت جو کچھ بھی ہے اللہ
کی طرف سے ہے جو بڑی قوت والا اور دانا و بینا ہے

If you are steadfast and mindful of God, even though the enemy should suddenly fall upon you, your Lord will help you even with five thousand marked angels. And Allah provided this aid to you in order to cut off a part of those who disbelieved and frustrate them so that they retreat in utter disappointment.

محمد اقبال

بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾

نبی کریم ﷺ کے قول کی توثیق اللہ کی طرف سے

- جب مسلمانوں کے لشکر سے ۵ گنا بڑا دشمن کا لشکر سامنے تھا، مسلمانوں کے لشکر سے ۳۰۰ لوگ الگ ہو گئے اور پھر یہ خبر کہ کرز بن جابر المحاربی کمک لے کر کفار کی مدد کو آ رہا ہے تو مسلمانوں میں تشویش کا پیدا ہونا ایک فطری عمل تھا (کہ تمام ظاہری اسباب و علل ان کے خلاف اور نا موافق تھے)
- تب نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو فرمایا اگر مقابلے میں تین ہزار کا لشکر آ گیا ہے تو کیا غم ہے۔ میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کو تین ہزار فرشتے بھیجے گا جو آسمان سے اتریں گے
- اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی (ﷺ) کی اس بات کی تائید فرما دی اور اپنے فضل سے اس پر دو ہزار فرشتوں کا اور اضافہ فرما دیا لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا، اگر تم ثابت قدم رہے اور خدا اور رسول کے احکام کی نافرمانی سے بچتے رہے
- ۳۰۰ اور ۵۰۰ کی تعداد کی کیا حکمت جبکہ ایک ہی فرشتہ کفار کے تمام لشکر کو تباہ کرنے کے لیے کافی تھا؟
- فرشتوں کے بھیجنے میں در حقیقت ان سے کوئی میدان جنگ فتح کرانا مقصود نہ تھا، بلکہ ثابت قدم رہنے والے مجاہدین کی تسلی اور تقویت قلب اور بشارت فتح دینا مقصود تھا۔ (الا بشری، لتطمئن قلوبکم)

لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوٓا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنقَلِبُوا خَآئِبِينَ ﴿١٢٧﴾ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ

لِيَقْطَعَ - تاکہ وہ کاٹے

طَرَفًا -ایک پہلو کو

طَرَف - ایک ٹکڑہ، ایک حصہ

مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوٓا - ان لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا

أَوْ يَكْبِتَهُمْ - یا وہ ذلیل کرے ان کو

كَبَتَ يَكْبِتُ ، كَبْتًا - تحقیر کرنا، ذلیل کرنا

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ كُبِتُوا كَمَا كُبِتَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ

فَيَنقَلِبُوا - پس وہ لوٹیں

خَآئِبِينَ - نامراد ہو کر

خَابَ يَخِيْبُ ، خَيْبَةً - نامراد، ناکام ہونا

خَائِب - نامراد، ناکام

وَقَدْ خَابَ مَن دَسَّاهَا - (سورة الشمس/10)

لَيْسَ لَكَ - نہیں ہے آپؐ کے لیے

لَيۡسَ لَكَ مِنَ الۡاَمۡرِ شَىۡءٌ اَوۡ يَتُوۡبَ عَلَيۡهِمۡ اَوۡ يُعَذِّبَهُمۡ فَاِنَّهُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ﴿۱۲۸﴾

مِنَ الۡاَمۡرِ - اس حکم میں سے

شَىۡءٌ - کوئی چیز

اَوۡ يَتُوۡبَ - یا وہ توبہ قبول کرے

عَلَيۡهِمۡ - ان کی

اَوۡ يُعَذِّبَهُمۡ - یا وہ عذاب دے ان کو

فَاِنَّهُمۡ - تو یقیناً وہ لوگ

ظٰلِمُوۡنَ - ظلم کرنے والے ہیں

لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوٓا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنقَلِبُوا خَآئِبِينَ ﴿١٢٧﴾ لَيْسَ لَكَ
مِنَ الْأَمْرِ شَىْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَٰلِمُونَ ﴿١٢٨﴾

اور یہ مدد وہ تمہیں اس لیے دے گا) تا کہ کفر کی راہ چلنے والوں کا ایک بازو کاٹ دے، یا ان کو ایسی ذلیل شکست دے کہ وہ نامرادی کے ساتھ پسپا ہو جائیں
اس کام میں تمہارا کچھ اختیار نہیں (اب دو صورتیں ہیں) یا خدا انکے حال پر مہربانی کرے یا انہیں عذاب دے کہ یہ ظالم لوگ ہیں

And Allah provided this aid to you in order to cut off a part of those who disbelieved and frustrate them so that they retreat in utter disappointment.
(O Messenger!) It is not for you to decide whether He will accept their repentance or chastise them, for they surely are wrongdoers.

لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾

جنگ احد میں نصرت الٰہی کی دو اغراض

- ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کافروں کی ایک جماعت کو ہلاک کر دے
- دوسری یہ کہ ان کو نامراد واپس کر دے
- یہ دونوں باتیں بدرجہ کمال پوری ہوتیں اگر مسلمان نبی اکرم ﷺ کی حکم کی مخالفت نہ کرتے
- اس جنگ میں مکہ والوں کے ۲۳ افراد جن میں ۱۶ ان کے سردار تھے مارے گئے ان میں بنی عبد الدار قبیلہ جس کے پاس لشکر قریش کا عَلم تھا، کے ۱۰ سردار یکے بعد دیگرے مارے گئے
- نبی اکرم ﷺ کے حکم کی مخالفت کی وجہ سے جنگ کا پانسہ پلٹ گیا، مسلمانوں کی صفیں تتر بتر ہو گئیں کئی کبار صحابہ شہید ہوگئے ، نبی اکرم ﷺ کی شہادت کی افواہ عام ہو گئی اور قریب تھا کہ قریش مسلمانوں کی قوت کو مکمل طور پر کچل دیتے اور مدینہ پر چڑھائی کرکے اسے مقبوضہ علاقہ بنا لیتے لیکن اللہ نے ایسے نہیں ہونے دیا — بچے کھچے مسلمان جب آپ ﷺ کی معیت میں پہاڑ پر چڑھ گئے تو قریش نے مکہ کی راہ لی اگرچہ انہیں آگے جا کر اپنی غلطی کا احساس ہوا لیکن نبی اکرم ﷺ کے ایک حکیمانہ بندوبست کی وجہ سے وہ دوبارہ حملہ کرنے نہیں آئے، آپ ﷺ نے دوبارہ حملے کے امکان کے پیش نظر کئی فوری اقدامات کر لیے
- اگرچہ مسلمانوں کا جانی نقصان ضرور ہوا لیکن وہ مسلمانوں کو نیست نابود کرنے پہ قادر نہ ہوئے

لَيۡسَ لَكَ مِنَ الۡاَمۡرِ شَىۡءٌ اَوۡ يَتُوۡبَ عَلَيۡهِمۡ اَوۡ يُعَذِّبَهُمۡ فَاِنَّهُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ﴿۱۲۸﴾

سنت الٰہی کا تذکرہ - ایک جملہ ٔ معترضہ کے طور پر

- یہاں سارا ذکر تو غزوۂ احد کا ہے لیکن بیچ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک سنت کا تذکرہ فرمایا
- جتنی تعداد میں صحابہ کرام شہید ہوئے، جس طرح حضرت حمزہؓ کی لاش کو کاٹ کر بے حرمتی کی گئی اور آپ ﷺ خود زخمی ہوئے، خون کثرت سے بہا اور آپ ﷺ پر بے ہوشی طاری ہو گئی - اس پر آپ ﷺ کے دل میں اپنی قوم کے مستقبل سے متعلق کوئی خیال گزرا ہے جس پر اس جملہ معترضہ کے ذریعے سے بات کو روک کر توجہ دلائی گئی ہے کہ لوگوں کی ہدایت و ضلالت اور جزا و سزا کا معاملہ اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ وہ اگر چاہے گا تو تمہاری قوم کو توبہ کی توفیق دے گا اور چاہے گا تو ان پر عذاب نازل کر دے گا- اس کا فیصلہ اللہ کو کرنا ہے اور جو کچھ بھی وہ کرے گا، اپنی حکمت کے لحاظ سے اور اپنے قانون کے مطابق کرے گا
- بعد میں اس جنگ میں حصہ لینے والے سرداروں میں ابو سفیان، خالد بن ولید، صفوان بن امیہ ، سہیل بن عمرو، عکرمہ بن ابو جہل اور حارث بن ہشام نے اسلام قبول کر لیا
- تمام زمین و آسمان کا اختیار اللہ ہی کے پاس، جسے چاہے ایمان کی دولت دیکر بخش دے، جسے چاہے نہ بخشے

وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۹﴾

وَ لِلّٰهِ - اور اللہ کے لیے ہی ہے

مَا فِی السَّمٰوٰتِ - وہ جو آسمانوں میں ہے

وَ مَا فِی الْاَرْضِ -اور وہ جو زمین میں ہے

یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ - وہ بخشتا ہے جس کو وہ چاہتا ہے

وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ - اور وہ عذاب دیتا ہے جس کو وہ چاہتا ہے

وَ اللّٰهُ - اور اللہ تعالیٰ

غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ - بہت بخشنے والا، بہت مہربان ہے

زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اس کا مالک اللہ ہے، جس کو چاہے بخش دے اور جس کو چاہے عذاب دے، وہ معاف کرنے والا اور رحیم ہے

Whatever is in the heavens and the earth belongs to Allah. He forgives whom He wills, and chastises whom He wills: Allah is indeed All-Forgiving, Most-Compassionate.

اضافی مواد

Reference Material

جنگ احد

- جبل اُحد مدینہ منورہ کی شمالی سمت میں مسجد نبوی سے ۵ کلو میٹر کے فاصلے پر ایک پہاڑ ہے، یہ حرم کی حدود میں شامل ہے ۔ غزوہ اُحد شوال ۳ ہجری میں اسی پہاڑ کے دامن میں ہوا
- غزوہ اُحد کی وجہ ـــ قریشِ مکہ نے جنگ بدر کی ذلت آمیز شکست کا بدلہ لینے کے لیے مدینہ ہر حملہ کیا
- جنگی بجٹ کی فراہمی ۔قریش مکہ نے بدلہ لینے کے لیے زبردست تیاری کی ـــ تجارتی قافلہ جو جنگ بدر کے وقت بچ کر مکہ پہنچ گیا تھا اس سے ایک ہزار اونٹ ، اور ۵۰ ہزار طلائی دینار کی خطیر رقم جنگی اخراجات کے لیے دے دے گئ
- رضاکارانہ بھرتی شروع کی گئی ، تمام اسلام دشمن قبائل کو اس جنگ میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ قریش کے حلیف قبیلے بھی اور مسلمانوں کے مخالف قبیلے بھی اس قریشی جھنڈے تلے جمع ہو گئے
- شوال ۳ ھ میں قریش کا تین ہزار مسلح افراد کا لشکر ابو سفیان کی سر کردگی میں احد کے میدان میں پہنچ گیا
- آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا کہ یہ جنگ مدینہ میں رہ کر لڑی جائے یا باہر نکل کر کھلے میدان میں ؟آپ ؐ کی ذاتی رائے یہ تھی کہ مدینہ میں رہ کر لڑی جائے مگر پر جوش اور جوان مسلمان جنہیں بدر کی شرکت نصیب نہ ہوئی تھی اور شوق شہادت بے چین کر رہا تھا اس بات پر مصر ہوئے کہ باہر نکل کر کھلے میدان میں مقابلہ کیا جائے۔ تاکہ دشمن ہماری نسبت بزدلی اور کمزوری کا گمان نہ کرے

جنگ احد

- روانگی سے قبل آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ ابنِ اُمّ مکتومؓ کو مدینے کا امیر مقرّر فرمایا۔
- آپ ﷺ جب آپ مدینہ سے جنگ کے لیے نکلے تو لشکر کی تعداد تقریباً ایک ہزار تھی مگر عبداللہ بن ابی تقریباً تین سو آدمیوں لے کر واپس چلا گیا کہ میری بات نہیں مانی گئ تو ہم کیوں لڑیں
- یہ اس کی سوچی سمجھی سازش تھی تاکہ اس واقعے سے مسلمانوں کے بھی حوصلے پست ہو جائیں
- اس وقت بنو سلمہ اور بنو حارثہ کے لوگ بھی دِل برداشتہ ہو کر جانے لگے، لیکن چند معزّز ہستیوں نے اُنہیں سمجھایا اور پھر اللہ تعالیٰ نے بھی اُن کے دِلوں کو مضبوط کیا (اس کا ذکر آیت ۱۲۲ میں)
- میدانِ جنگ میں صف بندی- آپ ﷺ نے پہاڑ کے دامیں میں وادی کے آخری سرے پر گھاٹی میں اپنا کیمپ اس طرح لگوایا کہ پیچھے اُحد پہاڑ، سامنے مدینہ اور درمیان میں کفّار کا لشکر تھا
- آپ ﷺ نے اپنے لشکر کے لیے وہ مقام منتخب فرمایا جو جنگی نقطہٗ نظر سے میدانِ جنگ کا سب سے بہترین مقام تھا
- آپؐ نے پچاس تیراندازوں کو حضرت عبداللہؓ بن جبیر انصاری کی قیادت میں جبل عینین (جبل رماۃ) کے درّے پر مامور فرمایا اور انہیں سختی سے تاکید فرمائی کہ ہم جیتیں یا ہاریں، تمہیں اپنی جگہ ہی پر ڈٹے رہنا ہے۔ جب تک میں نہ بلاؤں، جگہ نہ چھوڑنا
- میسرہ پر زبیرؓ بن عوام کو، میمنہ پر منذرؓ بن عمرو، حمزہؓ کو مقدمۃ الجیش مقرّر فرمایا، علم مصعب بن عمیر کو دیا

جنگ احد

- **لشکرِ کفار کی صف بندی**۔ قریشِ مکہ کے اس لشکر سپہ سالار ابو سفیان تھا، مَیمنہ پر خالد بن ولید، مَیسرہ پر عکرمہ بن ابی جہل، پیدل فوج کی کمان صفوان بن امیہ کے پاس اور تیر اندازوں پر عبد اللہ بن ربیعہ مقرر ہوئے
- قریش کا علمبردار قبیلہ بنی عبد الدار تھا، ابو سفیان نے انکو بدر میں ان کا پرچم بردار نضر بن حارث گرفتار ہونے پر خوب عار دلائی تاکہ وہ علم کی حفاظت کے لیے خوب جان لڑائیں (جس کا انھوں خوب حق ادا کیا)
- **جنگ سے پہلے** ۔آپ ﷺ نے اعلان فرمایا کہ جب تک آپؐ حکم نہ دیں جنگ شروع نہ کی جائے، اور یہ بھی کہ جب دشمن سے ٹکراؤ ہو تو پامردی اور اولوالعزمی سے کام لیں۔
- آپ ﷺ نے اپنی تلوار نیام سے نکال کر اسے دینے کا اعلان کیا جو اس کا حق ادا کرے، کئی صحابہ اسے لینا چاہتے تھے لیکن آخر کار یہ ابو دجانہؓ (سماك بن خرشة) کے حصے میں آئی جنہوں اس کا حق خوب ادا کیا
- **جنگ کا آغاز** مبارزت سے ہوا ۔کفّار کے لشکر کا عَلم بردار اور بنی عبد الدار کا سردار ابو طلحہ بن ابی طلحہ جو عرب کا نہایت بہادر شہسوار تھا اپنے جنگی اسلحے اور ساز سامان کے سان اونٹ پہ سوار ہو کر آیا اور مسلمان لشکر کو للکارا (تین مرتبہ)۔آپ ﷺ نے خود اس سے مقابلے کے لیے ارداہ کیا لیکن زبیر بن العوامؓ لشکر سے نکلے اس کے اونٹ پر جست لگا کر سوار ہوئے، وہیں گتھم گتھا ہوا زبیرؓ نے اسے اونٹ سے نیچے گرایا اور اس کی گردن کاٹ ڈالی۔ بنی عبد الدار کے 10 افراد یکے بعد دیگر مقابلے کے لیے آئے اور مارے گئے

جنگ احد

- عام جنگ کا آغاز ہوا تو قریش کی طرف سے مبارزت طلب کرنے والے ۱۰ چیدہ افراد کے قتل سے ان کے حوصلے کافی پست تھے جبکہ مسلمانوں کی طرف سے کوئی زخمی تک نہ ہوا تھا جس سے ان کے حوصلے کافی بلند تھے۔ مسلمانوں نے اسی جوش و خروش سے حملے کیے اور لشکر قریش کو تتر بتر کر دیا
- قریش کے رسالے (گھڑ سواروں) نے خالد بن ولید کی سربراہی میں جب بھی ایک طرف سے مسلمانوں پر حملہ کرنے کی کوشش کی درے پر متعین ۵۰ صحابہ نے ان پر تیر اندازی کر کے اس کوشش کو ناکام بنایا
- صحابہ کرام خصوصاً ابو دجانہؓ، حمزہؓ، علیؓ، زبیرؓ، ابو بکرؓ، عمرؓ، سعدؓ بن ابی وقاص، حَنظَلہؓ نے بہادری کے خوب جوہر دکھائے۔ حضرت حمزہؓ ایک حبشی غلام کے نیزے سے شہید ہو گئے اسی طرح حَنظَلہ بھی شہید ہو گئے
- کفارِ مکہ کا لشکر بھاگ کھڑا ہوا، مسلمان مالِ غنیمت اکٹھا کرنے لگ گئے اور اس دوران جبلِ رماۃ پر متعین ۵۰ میں سے ۳۵ یا ۴۰ تیر اندازوں نے اپنا مقام چھوڑ دیا اور نیچے وادی میں آ گئے
- حضرت خالد بن ولید، جو اس سے پہلے تین بار اس درے کو سر کرنے کی کوشش کر چکے تھے اس کو خالی دیکھ کر واپس آ کر ۲۰۰ گھڑ سواروں کے ساتھ مسلمان لشکر پر اچانک غیر متوقع حملہ کیا جس سے مسلمان لشکر نہ سنبھل سکا اور مسلمانوں کا بڑا جانی نقصان ہوا۔ نبی اکرم ﷺ خود کفار کے گھیرے میں آ گئے اور آپ ﷺ کے ساتھ موجود کئی صحابہ شہید ہو گئے۔ لشکر کے علمبردار مصعبؓ بن عمیر بھی شہید ہو گئے

جنگ احد

- آپ ﷺ کے گرد یہاں پر گھمسان کی جنگ ہوئی، اس موقع پر سعدؓ بن ابی وقاص اور حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ نے جاں نثاری اور شجاعت کی وہ مثال قائم کی، جو ہمیشہ کے لیے اَمر ہو گئی
- آپ دونوں نبی اکرم ﷺ کی ڈھال بن گئے اور دشمن کے تیروں اور تلواروں کو اپنی اپنے جسم پر روکتے رہے، حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ کو 35 سے زائد زخم آئے (بعد میں عشرہ مبشرہ میں شامل ہوئے)
- نبی اکرم ﷺ کے لوگوں کو بلانے پر صحابہ پھر مجتمع ہوئے اور پھر آپؐ صحابہ کے ساتھ احد پہ نسبتاً اونچی جگہ پر چڑھ گئے - یہاں اُبی بن خلف آپؐ کا پیچھا کرتا ہوا پہنچا جسے آپ ﷺ خود نیزہ پھینک کر زخمی کیا جو مکہ جاتے ہوئے راستے میں واصل جہنم ہوا
- لشکر قریش نے مسلمانوں کا پہاڑ پر پیچھا نہیں کیا اور نہ مدینہ پر حملہ آور ہوئے بلکہ واپس مکہ کی طرف چل دیئے
- ۷۰ مسلمان شہید ہوئے (جن میں 65 انصار، 4 مہاجرین اور مسلمانوں کی طرف سے ایک یہودی بھی تھا)
- اکثر شہداء کی لاشوں کے مثلے اور ٹکڑے کر دیئے گئے تھے۔ ناک، کان کاٹ لیے گئے تھے، آنکھیں نکال دی گئی تھیں، سینے چاک کر دیئے گئے تھے
- حضرت حمزہؓ کی لاش کی بھی ہند بنت عتبہ نے سخت بے حرمتی کی - کان اور ناک کاٹ دیئے سینہ چاک کیا اور کلیجہ نکال کر چبایا - آپؐ نے لاش دیکھ کر جس دکھ اور کرب کا اظہار فرمایا اس کی کوئی دوسری مثال نہیں ہے

جنگ احد

- شہدائے احد میں حمزہؓ بن عبدالمطلب ،آپ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی عبد اللہ بن جحشؓ ، حضرت مصعبؓ بن عمیر، حضرت حنظلہؓ بن ابی عامر، حضرت عبد اللہ بن عمروؓ، حضرت سعدؓ بن الربیع، حضرت عبداللہؓ بن جبیر، حضرت سعد بن خثیمہؓ کے والد حضرت خثیمہؓ، حضرت ابو بکرؓ کے داماد خارجہؓ بن زید، حضرت ابو سعید خدریؓ کے والد حضرت مالکؓ بن سنان، عباسؓ بن عبادہ سمیت متعدّد بدری صحابہؓ بھی شامل تھے
- شہدا کو وہیں احد کے میدان میں ہی دفن کیا گیا، شہدا کو دو، دو ملا کر ایک ہی قبر میں دفن کیے گئے
- شہدا کو دفن کرتے ہوئے آپ ﷺ پوچھتے کی ان دونوں میں سے کس کو قرآن کا علم زیادہ تھا، جس کے بارے میں صحابہ کرام بتاتے آپ اسے قبر میں قبلہ کے رخ آگے اور دوسرے شہید کو پیچھے کر دیتے
- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ يَقُولُ: أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ ، فَإِذَا أُشِيْرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ، وَقَالَ: أَنَا شَهِيْدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ – رواه البخاري والترمذي

آپ ﷺ شہداءِ اُحد میں سے دو، دو صحابہ کرام کو ایک کپڑے (کفن) میں جمع فرماتے اور پوچھتے کہ ان میں سے قرآن کسے زیادہ یاد ہے؟ جب ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اسے قبر میں آگے کر دیتے اور فرماتے: میں قیامت کے دن ان سب پر گواہ ہوں گا۔

جنگ احد

- اس جنگ میں بظاہر مسلمانوں کو ہزیمت اٹھانا پڑی، ان کے کل مردانِ کار کا 10 فی صد شہید ہوگئے زخمیوں کی تعداد بھی درجنوں میں تھی، مختصر اسلامی اجتماعیت کو شدید سماجی، معاشی اور اقتصادی دباؤ کا سامنا کرنا پڑا لیکن اس بظاہر خرابی کے اندر بہت بڑا خیر پوشیدہ تھا جس نے بعد میں تشکیل پانے والی جماعت اور معاشرے کو تاریخ کی بہترین جماعت اور بہترین معاشرہ بنانے میں اہم کردار ادا کیا
- اس شکست وریخت کے نتیجے میں مسلمانوں کو علم ومعرفت، واقفیت اور تجربے کے میدان میں واضح فتح نصیب ہوئی،ان کی آنکھیں کھل گئیں،انھوں نے اپنی آنکھوں سے وہ حقائق دیکھ لیے جنہیں قرآن نے بار بار بیان کیا تھا
- ان کا شعور ان حقائق کے حوالے سے یقین کی حد تک پختہ ہو گیا،ان کے نفوس پاک ہوگئے،ان کی صفوں میں سے نفاق چھٹ کر الگ ہوگیا اور سچائی کے اوصاف نکھر کر واضح ہوگئے۔جماعت مسلمہ آگے بڑھنے لگی
- وہ ان لوگوں کے بوجھ سے آزاد ہو گئ جن کے نظریات صاف ستھرے نہ تھے ، جن کی اقدارِ حیات ناپختہ تھیں، جن کی فکر ڈانواڈول تھی، جو غلبہٗ دین کی اس جدو جہد میں یکسو نہ تھے
- اس تجربے کے ذریعہ امت مسلمہ کو اس عظیم مقصد کے لیے تیار کیا جو اس کے ذمہ لگایا گیا تھا۔ وہ یہ مقصد تھا کہ اس امت نے انسانیت کی قیادت کرنی ہے اور اس دنیا میں اس نے اسلامی نظریہ حیات کے مطابق ایک مکمل اسلامی نظام زندگی قائم کرکے دنیا کے سامنے اسے بطور مثال پیش کرنا ہے

کتب برائے مزید مطالعہ

- رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلواروں کے سائے میں - حافظ محمد ادریس
- سیرتِ سرورِ عالم - سید ابوالاعلیٰ مودودی
- سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سید سلیمان ندوی
- رحیق المختوم _ صفی الرحمٰن مبارکپوری